ادبیات

غزل

جنابِ الم مظفرنگری

وقتِ نظارہ وہ توفیقِ تماشا دے مجھے
جو ترا ہر جلوۂ در پردہ دکھلا دے مجھے

ساقیا وہ بادۂ سرجوش پلوا دے مجھے
جو پئے رقصِ خودی محفل میں گرما دے مجھے

دونوں عالم دے کے مقصودِ تمنّا دے مجھے
منتظر ہوں دیکھئے ان کا کرم کیا دے مجھے

خندہ ہائے گل پہ کیوں روتی ہے شبنم صبح و شام
کوئی نبّاضِ چمن یہ راز سمجھا دے مجھے

بیکسی میں کون دے مجھ کو سہارا شامِ غم
درد ہی اُٹھ کر ذرا کروٹ بدلوا دے مجھے

یہ مرے نغموں کا ہنگامہ سرِ شاخِ چمن
ہم نوا تا گوشۂ زنداں نہ پہنچا دے مجھے

لے خدا کے آسرے پر کشتئ دل چھوڑ دی
اب تو ساحل کا پتہ اے موجِ دریا دے مجھے

میں نگاہوں سے انھیں دُوں وقتِ آخر اک پیام
اتنی فرصت تو ہجومِ غم سے دنیا دے مجھے

مجھ کو بے پردہ ملیں وہ جلوہ گاہِ ناز میں
پے بہ پے دھوکا نہ گریہ چشمِ بینا دے مجھے

اس کے ہر غم کو بنا لوں لذت آموزِ حیات
عشق ایسی کوئی تلخیٔ گوارا دے مجھے

رنگ بھر دوں، زندگی کی سادہ تصویروں میں پھر
گردشِ عالم اگر میرا زمانا دے مجھے

اس کے غم سے اے الم بڑھ کر کوئی دولت نہیں
غم نہ دے اس کا تو قسّامِ ازل کیا دے مجھے